از:- امام ولی اللہ دہلوی رح

جہاد! معاشرتی امن کا ضامن

—— انسانی معاشرہ میں جہاں بھی لوگوں کی اجتماعی زندگی بسر ہو رہی ہو وہاں لوگ عموماً کینہ پروری، حسد اور حرص و لالچ جیسے غیر پسندیدہ اخلاق و صفات سے خالی نہیں ہوں گے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی ناجائز خواہشات اور غیر انسانی منصوبوں کو دھڑلے سے پورا کرنے کے لیے جمگھٹا بنانے اور قتل و غارت برپا کرنے کی جرأت بھی کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے اموال زبردستی چھینے جاتے ہیں اور کشت و خون کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور مدنی نظام صالح میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات ان مفسدوں کے پیش نظر حصول مال و جاہ و اراضی و جائداد یا بعض دیگر دنیوی اغراض ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات دین و مذہب کی آڑ میں اور ظلم و جور کے انسداد کے نام پر فساد انگیز باتوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی مفسدانہ قوت کو توڑنے ان کی سرکشی کو ختم کرنے اور شہری زندگی کو انکے شر و فساد سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ امام کے پاس بہادروں کی ایک طاقتور فوج ہو جو ان کا مقابلہ کر سکے فوج یا تو کسی ایسے قانون اور قاعدے کیمطابق تیار کی جاتی جس پر انسانی معاشرہ اطمینان کا اظہار کر چکا ہو اور یا ان میں سے کوئی شخص ایسا ہو جس کے سامنے ہر شخص سر تسلیم خم کرے اور وہ حکمت و دانائی اور صولت و جوانمردی کے ساتھ جنگ کی قیادت کرتا رہے اس تدبیر نافع کو شریعت کی زبان میں جہاد کہتے ہیں۔

(البدور البازغہ مترجم صـ ۱۶۴)

از:- امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رح

دریائے سندھ ہی دریائے سیحون ہے

—— عمر بن عبد العزیز رح کی تجدید کلی جو دور ہے اس کے متعلق ہمیں خوشی ہے کہ اس زمانے میں سندھ فتح ہوا آپ کی خلافت کے زمانے میں جو دو سال کے قریب رہی سندھ کا اکثر حصہ اسلام میں داخل ہو گیا ہندوستان میں اسلام کا یہ اوّل بیج ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ پنجاب کشمیر، سندھ، فرنٹیئر اور افغانستان میں جس قدر قومیں بستی ہیں یہ ہندوستان کے مسلمانوں کی مرکزی جماعتیں ہیں اور یہی امامت کے حقدار ہیں دریائے سیحون دراصل یہی دریائے سندھ ہے جس کا حدیث میں ذکر آتا ہے ہندی میں اس کا نام سین ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی حدیث میں اس کا نام سیحون ذکر کیا ہے تو یہ زیادہ اختلاف نہیں ہے ملکی زبانوں میں ایسے اختلافات عموماً ہوتے ہیں پنجاب کے پانچ دریا اور کابل کا دریا درحقیقت دریائے سندھ کا احاطہ ہیں ہندوستان میں ہم تمام ہندوستان ہندوؤں کے لیے چھوڑ سکتے ہیں مگر اس علاقہ یعنی پنجاب، کشمیر، سندھ، فرنٹیئر، بلوچستان اور افغانستان سے ہم کبھی دستبردار نہیں ہو سکتے خواہ وہ تمام دنیا کو ہمارے مقابلے پر لے آئیں۔

(المقام المحمود پارہ عم صـ ۱۴۴)